دن میں نوافل کی جماعت میں قراءت بلند آواز سے کریں گے یا آہستہ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:pin-7419 تاریخ: 11-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا تراویح میں قرآن سنانے اور سننے والے حافظ صاحبان اس طرح کر سکتے ہیں کہ جتنی منزل رات کو پڑھنی ہو، وہ دن میں نوافل کی صورت میں ایک دوسرے کو سنا لیں، مثلاً: ایک امام بنے اور دوسرا مقتدی اور ان میں امام بلند آواز سے قراءت کرے، جو غلطی ہو، مقتدی بتاتا جائے، یونہی دوسرا بھی کرے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ دن کے نوافل میں امام و منفرد (تنہا نماز ادا کرنے والا) دونوں پر سِر (آہستہ پڑھنا) واجب ہے اور ان میں جَہر (بلند آواز سے پڑھنا) ناجائز اور گناہ ہے اور رات کے نوافل میں منفرد کو اختیار ہے، چاہے سِر کرے یا جہر اور امام پر جہر واجب ہے۔ دن سے مراد طلوعِ صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اور رات سے مراد غروبِ آفتاب سے لے کر طلوعِ صبحِ صادق تک کا وقت ہے۔

اس تفصیل سے سوال کا جواب بھی واضح ہو گیا اور وہ یہ کہ حُفاظ کا مذکورہ طریقہ کار کے مطابق دن میں منزل سنانا، جائز نہیں، کیونکہ اس صورت میں دن کے نوافل میں جہر کرنا پایا جائے گا، جو ناجائز اور گناہ ہے۔ البتہ رات کے نوافل میں یوں منزل سنانا جائز ہے، کہ ان میں ویسے ہی امام

پر جہر واجب ہے۔

دن کی نمازوں میں قراءت کے حوالہ سے حضرتِ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”صلاۃ النہار عجماء“ ترجمہ: دن کی نماز میں قراءت آہستہ ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، ج2، ص493، مطبوعہ المجلس العلمی، ہند)

اسی بارے میں البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: ”ان المتنفل بالنہار یجب علیہ الاخفاء مطلقا والمتنفل باللیل مخیر بین الجہر والاخفاء ان کان منفردا، اما ان کان اماما فالجہر واجب“ ترجمہ: دن میں نفل ادا کرنے والے پر مطلقاً آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات میں ادا کرنے والے کو آہستہ اور بلند پڑھنے میں اختیار ہے، اگر وہ تنہا پڑھ رہا ہو، بہر حال اگر وہ امام ہو، تو بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، ج1، ص355، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

نہارِ شرعی کی تعریف کے بارے میں فتاوی شامی میں ہے: ”المراد بالنہار ھو النہار الشرعی وھو من اول طلوع الصبح الی غروب الشمس“ ترجمہ: دن سے مراد شرعی دن ہے اور وہ طلوعِ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہوتا ہے۔

(فتاوی شامی، ج1، ص371، مطبوعہ دار الفکر)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: ”رمضان شریف میں لڑکوں کے پیچھے دن میں دو تین بالغ حافظ وغیرہا نماز کے اندر قرآن مجید سنتے ہیں، یہ امر مشروع ہے یا نہیں؟ بظاہر کتبِ فقہیہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ نوافلِ روز میں سراً پڑھنا واجب ہے؟“

تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ”یہ امر بالاتفاق نامشروع وممنوع ہے، مذہبِ صحیح پر تو اس لیے کہ وہ جماعت باطل ہے“ لان نفل البالغ مضمون، فلا یصح بناء الاقوی علی الاضعف“

ترجمہ: کیونکہ بالغ کے نفل اس کے ذمہ لازم ہو جاتے ہیں، لہٰذا اقوی کی بناء اضعف پر صحیح نہیں۔۔

اور مذہبِ ضعیف پر اس لئے کہ دن کے نفل میں اخفا واجب ہے، حدیث میں ہے: ”صلوۃ النہار عجماء“ ترجمہ: دن کی نماز میں قراءت آہستہ ہے۔ در مختار میں ہے: ”یجھر الامام وجوبا فی الفجر واولی العشائین الی قولہ: ویسرّ فی غیرھا کمتنفل بالنہار“ ترجمہ: امام پر فجر اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جہر کرنا واجب ہے (آگے چل کر لکھا) اور ان کے علاوہ میں سِر واجب ہے، جیسے دن میں کوئی نفل ادا کر رہا ہو۔“

(فتاوی رضویہ، ج 7، ص 444، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری

29 شعبان المعظم 1445ھ 11 مارچ 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے